Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم:- سہ شنبہ * یکم شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۴ ہجرت ۱۳۳۴ہش * ۲۴ مئی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۲۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بذریعہ تار مورخہ ۲۵/۵/۵۵ دگیارہ بجکر دو منٹ) اطلاع دیتے ہیں کہ:-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (آج) کچھ تکان اور کوفت محسوس کی ۔ مگر حضور کی عام صحت اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہٖ بالکل تندرست ہیں

نیویارک ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے متعلق طبی معائنہ کے بعد آج یہاں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ آپ (بفضلہ) بالکل تندرست ہیں۔

مسلم لیڈر امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ جو ۱۹ مئی کو یہاں تشریف لائے۔ پروفیسر پالی روسیو کے زیر معائنہ تھے۔ معائنہ کے دوران میں پروفیسر مذکور کو معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سال ربوہ (پنجاب) میں حملہ آور نے قاتلانہ حملہ میں جو چاقو امام جماعت احمدیہ پر استعمال کیا تھا اس کی "انی" ٹوٹ کر ریڑھ کی ہڈی میں پیوست رہ گئی تھی۔

حملہ کے وقت خیال کیا گیا تھا۔ کہ زخم صرف سطحی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر پروفیسر روسیو نے فرمایا ہے کہ مسلم لیڈر (حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ) کا اس حملہ سے بچ نکلنا معجزانہ رنگ رکھتا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ) ابھی نیویارک میں ہی قیام رکھیں گے۔ تاکہ چاقو کے شکستہ ٹکڑے کو نکالنے کے لئے اپریشن کیا جائے۔

(رائٹر بذریعہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۵۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ پیغام

صحت کے متعلق تفصیلی اطلاع

ربوہ ۲۲ مئی (بذریعہ تار) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری زیورچ سے ۲۰ مئی کو رات کے ۱۱ بجے تار دیتے ہیں کہ:-

"خدا کا شکر ہے کہ تمام طبی ٹسٹ مکمل ہو گئے ہیں اور بیماری متعین کر لی گئی ہے۔ مشہور معالج ڈاکٹر بوسیو (Dr. Boaso) نے رپورٹوں کا مطالعہ کرنے کے بعد آج اپنی تشخیص سے مطلع کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خون اور شریانیں اور باقی ہر چیز معمول کے مطابق پائی گئی ہے۔ لیکن یہ کہ مجھے بہت زیادہ آرام کرنا چاہیئے۔ اور اگر ممکن ہو سکے۔ تو مجھے یہاں کچھ زیادہ عرصہ قیام کرنا چاہیئے۔ پھر یہ کہ میری تقریریں زیادہ مختصر ہونی چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ گذشتہ سال حملے کے نتیجے میں جو زخم لگا تھا۔ وہ خطرناک تھا اور یہ کہ سرجن کی رائے درست نہیں تھی۔ ایکسرے فوٹو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چاقو کی نوک گردن میں ٹوٹ گئی تھی۔ جو اب بھی اندر ہی موجود ہے۔ اور ریڑھ کی ہڈی (سپائنل کارڈ) کے قریب ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جن خطرناک معائنوں سے بچنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اب ان کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ میرا مکمل آرام دوستوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر دوست میری پوری طرح مدد کریں تو ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق میں کچھ مزید کام کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر دوستوں نے تعاون نہ کیا۔ تو خطرہ موجود ہے۔ خلیفۃ المسیح"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا عید کے موقعہ پر تازہ پیغام

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضور کا عید کے موقعہ پر پیغام ارسال کیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

"ایک دوست نے لکھا ہے کہ آپ عید پر کوئی پیغام دیں۔ چنانچہ میں یہ پیغام بھجواتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کے روزے قبول فرمائے اور عید ان کے لئے بہت بہت مبارک کرے"

(خاکسار:- مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری)

ربوہ میں نماز عید الفطر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مسجد مبارک ربوہ میں نماز عید الفطر پونے آٹھ بجے ہوگی۔ مستورات اور بچوں کی شمولیت کے پیش نظر یہ وقت مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت کی پابندی کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۵ء

اسلام امن کا پیغام ہے

آئے دن اخبارات رسالوں وغیرہ میں اہل علم حضرات کی طرف سے ایسے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں اس حقیقت پر دردمندانہ تبصرات ہوتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت نہایت پست ہو چکی ہے۔ دنیا میں ان کا کوئی وقار نہیں رہا۔ اور اسلامی ممالک بین الاقوامی دنیا میں پسماندہ ممالک سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے مضامین تواتر شائع ہوتے رہتے ہیں اور قارئین پڑھتے رہتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جلسوں میں یا دوسرے موقعوں پر ایسی ہی تقاریر بھی کثرت سے ہوتی ہیں۔ بلکہ ایک عرصہ سے مغرب کی تقلید میں انجمنیں اور اسی قسم کے دوسرے ادارے بھی قائم کئے جاتے ہیں۔ جن کے اغراض و مقاصد مسلمانوں کی بہبودی سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ان تحریروں تقریروں میں مسلمانوں کی پستی کا سب سے بڑا سبب دین اسلام پر قائم نہ رہنا بتایا جاتا ہے۔ انجمنیں اور سوسائیٹیاں جلسوں وغیرہ میں بھی یہی باتیں بیان کرتی ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی کا سب سے بڑا سبب ان کا اسلام پر عامل نہ رہنا ہے۔ لیکن یہ مختلف لوگ جو مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں مسلمانوں کی پستی کا اندازہ صرف ان کی سیاسی قوت سے محرومی کو ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے جو علاج بتائے جاتے ہیں۔ اور تجدید احیاء کی جو کوششیں کی جاتی ہیں۔ وہ اسی نقطۂ نظر سے کی جاتی ہیں۔ لیکن جوں جوں بعض اسلامی ممالک کو سیاسی کامیابی ہوتی ہے ساتھ ہی اہل علم حضرات کا یہ شکوہ بھی ترقی کرتا جاتا ہے کہ مسلمان سراسر دنیا کی طرف جھک گئے ہیں۔ دین سے ان کے دل خالی ہوتے جاتے ہیں

اسلامی ملکوں کی آزادی اور ان کا دوسرے ملکوں کے جوئے سے خلاصی پانا ایک نہایت خوش آئند امر ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایسے ملکوں کی غیروں سے گلوخلاصی بھی ماہرین علوم دین کی سرگرمیوں کی کبھی مرہون منت نہیں ہوئی۔ ایسی تحریکوں کے چلانے والے ہر ملک میں تقریباً وہی لوگ ہیں جن کو ہمارے علماء دین سے بے بہرہ خیال کرتے ہیں۔ اور جب وہ آزادی کے لئے کشمکش کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہی علماء ان کے خلاف فتادے جاری کرتے ہیں۔ اور عوام کو ان سے بدظن کرنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں: ان پر بے دینی کے الزامات لگاتے ہیں۔ اور جدوجہد کو لادینی تصورات کا نتیجہ سمجھتے ہیں:

پھر تعجب خیز امر یہ ہے کہ یہی ماہرین دین یہ دعوے بھی کرتے ہیں کہ اسلام سراسر سیاست ہے۔ لیکن جو لوگ مسلمان قوم کی آزادی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ان پر بے دینی کی پھبتیاں بھی پھبکتے ہیں اور اس سے بھی تعجب خیز امر یہ ہے کہ جب اسلامی ملک ان لوگوں کے قرار دیئے ہوئے بے دینوں کی جدوجہد سے آزاد ہو جاتا ہے۔ تو یہ لوگ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ "سیاست اسلام ہے اور اسلام سیاست ہے" اس لئے حکومت کے وہی حقدار ہیں۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ "اسلامی قانون" کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ جماعت بندی کرتے ہیں۔ اور حکومت پر جارحانہ نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ عوام کو ارکان حکومت کے افعال پر بیزاری کے اظہار کے لئے جلسے اور جلوس نکالتے ہیں۔ اور اس طرح نہ خود ملک کے استحکام کے لئے کچھ کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ عوام میں بے دلی پھیلاتے ہیں۔ اور اس طرح بجائے ملک کی تعمیر کے لئے اپنے اپنے کاموں میں ترقی کرنے کے انہیں فضول بحثوں اور لاحاصل سرگرمیوں میں مصروف رکھتے ہیں۔

آج بہت سے آزاد اسلامی ملکوں میں اس ذہنیت کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اسلامی قانون کے نفاذ پر بڑے بڑے مقالے لکھتے تقریریں کرتے اور تنظیمیں بناتے ہیں۔ جن کا مقصد اپنی ہی حکومتوں سے الجھنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس طرح جو اسلامی ممالک آزادی حاصل بھی کر چکے ہیں ان کی قوت بجائے تعمیر ملکی کے کاموں میں صرف ہونے کے باہمی جنگ و جدل میں گزرتی ہے۔ اور اس زمانہ میں اسلامی ممالک ہی زیادہ تر ایسے ہیں جہاں اندرونی امن ہمیشہ خطرہ میں رہتا ہے۔ حالانکہ اسلامی تعلیم میں فتنہ و فساد قتل سے بھی زیادہ شدید بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اس زمانہ کے مصلحین انقلاب فرانس اور انقلاب روس کے نمونہ کو ہی بہترین نمونہ سمجھتے ہیں۔ اور اسلام نے جو آئین پسندی اور صلح جوئی کی تعلیم دی ہے۔ اس کو مداہنت وغیرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس میں یہاں تک غلو کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیات کو سیاق و سباق سے جدا کر کے ان میں اپنے خواہشاتی معنے بھر کر عوام کو بھڑکانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اور جہاد بالسیف کو جو جہاد فی سبیل اللہ میں صرف ایک وقتی اور مشروط بشرائط اور استثنائی صورت ہے۔ اس کو مطلق حکم سمجھ رکھا ہے۔ اور اس خود ساختہ اصول کو ایسے گھناؤنے طریقے سے پیش کیا جاتا ہے کہ فطرت انسانی نعوذ باللہ اسلام کے ہی خلاف تنفر کے جذبات ابھارتی ہے:

سرزمین ہالینڈ میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

سنگ بنیاد رکھنے کی رسم آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ادا کی

سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں اسلامی ملکوں کے نمائندوں اور دیگر معروف حضرات کی شرکت

ربوہ ۲۳ مئی۔ مبلغ ہالینڈ مکرم غلام احمد صاحب بشیر ہیگ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۰ مئی بروز جمعۃ المبارک بین الاقوامی عدالت کے جج آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد ہالینڈ کا سنگ بنیاد رکھا۔ سرزمین ہالینڈ کی یہ پہلی مسجد ہے۔ جسے تعمیر کرنے کی توفیق جماعت احمدیہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں خدا تعالے کی طرف سے ملی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

مکرم غلام احمد صاحب بشیر کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ہیگ (ہالینڈ) ۲۰ مئی — "آج یہاں تین بجے سہ پہر آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سرزمین ہالینڈ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر بہت سے مسلم ممالک کے نمائندے اور ممتاز صحافی بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ سنگ بنیاد رکھنے کی یہ بابرکت تقریب بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ — غلام احمد بشیر"

مسجد مبارک ربوہ میں

نماز تراویح میں ختم قرآن

ربوہ ۲۱ مئی بروز ہفتہ مسجد مبارک ربوہ میں مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کیا۔ نماز کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

درخواست ہائے دعا

— خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ دین محمد گنج مغلپورہ لاہور

— شاہ جی محمد اکبر خان صاحب رئیس ترنگ زئی۔ رستم خان صاحب خٹک پشاور اور میری والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ بشیر احمد رفیق بی۔اے متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

اعلان تعطیل

عید الفطر کی وجہ سے جملہ دفاتر اور پریس بند ہونگے اس لئے ۲۵/۵/۵۵ کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ ایجنٹ حضرات اور قارئین مطلع رہیں۔
منیجر الفضل ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سوئٹزرلینڈ میں ورود

زیورچ میں حضور ایدہ اللہ کا قیام ۔ ڈاکٹری معائنے اور مشورے

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیورچ میں حضور ایدہ اللہ کے قیام اور وہاں پر علاج کے لئے معائنہ کی جو رپورٹ بھیجی ہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

۹ رمئی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً ایک بجے زیورچ پہنچے۔ اور کاروں میں سوار ہو کر قافلہ اپنی جائے رہائش Begonian Strasse 2 میں آیا۔ یہ ایک چار منزلہ مکان ہے۔ جس کے نیچے کی دو فلیٹیں شیخ ناصر احمد صاحب نے کوشش کر کے مالک سے جلدی جلدی تیار کروالیں۔ بقیہ حصہ ابھی زیر مرمت ہے۔ اور ان فلیٹوں کے آگے کی سیڑھیاں ہال وغیرہ میں ابھی پینٹ ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کی جو علوم آسمانی کے امین اور عارف اسرار ربانی ہوتے ہیں۔ حِسّیں بہت تیز ہوتی ہیں۔ حضور کو بدبو بہت ناگوار گزری۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ یہاں رہنا ممکن نہیں۔ مگر فلیٹ کے اندر ایسی بو نہ تھی۔ آہستہ آہستہ اس فلیٹ کی خوبیاں بھی حضور کے سامنے آئیں اور حضور نے جب میں شام کو ماگروس پر جنیوا سے زیورچ پہونچا۔ یہی خیال ظاہر فرمایا کہ فلیٹ اچھی ہے۔ اور کرایہ کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔ الحمد للہ

۱۰ رمئی کو تین بجے ڈاکٹر پروفیسر روسیو (Rossier) جو زیورک کے ہسپتال Kantonspitzel میں کام کرتے ہیں سے وقت مقرر تھا۔ حضور اتنا لمبا فاصلہ طے کر کے اس کی نگرانی میں معائنہ و علاج کے لئے تشریف لائے تھے اس لئے طبعاً حضور اور خاندان و خدام کی طبیعت میں فکر تھا۔ اور دعائیں کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ حضور کے مرض کی صحیح تشخیص اور اس کے علاج کا سامان بنائے۔ وقت مقررہ پر حضور ڈاکٹر روسیو کے پاس پہونچے۔ وہ نہایت تپاک سے پیش آیا۔ بڑی توجہ سے حضور کے کیس کے نوٹس لئے اور مختلف معائنوں کی تاریخیں مقرر کیں۔

ڈاکٹر پروفیسر روسیو یہاں کے ایک ماہر طبیب ہیں۔ ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے بھی ان سے ہی علاج کروایا ہے۔ شفا خدا تعالیٰ شافی کے قبضہ میں ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

۱۱ رمئی کو اسی تسلسل میں سر کے مختلف ایکس ریز لئے گئے۔ حضور اس معائنہ کے بعد تشریف لائے۔ تو بہت تعریف فرمائی فرمایا یہاں بہت ہی اچھا معائنہ کرتے ہیں۔ اس خوبی سے ایکس ریز لئے گئے۔ کہ کوئی حصہ نہیں چھوڑا۔

۱۲ رمئی کو ڈاکٹر روسیو کے انتظام کے ماتحت کوئی معائنہ نہ تھا۔ لیکن حضور نے ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر گیزل (Gisel) سے ملنے کا وقت مقرر کروایا ہوا تھا۔ حضور صبح نو بجے اسے ملے۔ یہ بڑا زندہ دل طبیب تھا۔ خود ہنستا اور حضور کو ہنساتا رہا۔ اور توجہ سے حالات سنے۔ اور ادویہ تجویز کیں۔ یہ معلوم ہونے پر کہ حضور خود بھی ہومیوپیتھی سے واقف ہیں۔ حضور کو اپنی ادویہ کی الماری دکھائی۔ اور حضور نے اسے مختلف ادویہ بتائیں جو حضور استعمال فرما چکے ہیں۔

حضور وہاں سے فارغ ہو کر کچھ وقت کے لئے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ اور پھر پچھلے پہر حضور باہر سیر کے لئے گئے ایک خوشنما منظر والے مقام Belvoir Park میں ایک ریسٹوران Schweizerische Fachschale Fur Das Gastgewere میں تھا۔ جس کے ساتھ درسگاہ تھی جس میں ہوٹل کے کام کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس کے مینیجر نے حضور کو دیکھتے ہی خیال کیا۔ کہ یہ کوئی عظیم شخصیت ہیں۔ اور درخواست کی کہ حضور کا فوٹو لینے کی اجازت دی جائے۔ اور ساتھ ہی عرض کیا۔ کہ یہ پریس کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے لئے ہی حضور کی آمد کی یادگار کے طور پر ہوگا۔ حضور نے اجازت دے دی پھر اس نے حضور کے دستخط اپنی کتاب پر لینے چاہے حضور نے وہ بھی فرما دیئے۔

اس عرصہ میں سلسلہ کی ڈاک بھی آئی حضور نے ملاحظہ فرمائی۔ اور جواب ارشاد فرمائے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل یورپ میں تبلیغ کو کامیاب طور پر وسیع کرنے کے سوال پر غور فرما رہے ہیں۔ اور حکم فرمایا کہ یورپ کے مبلغین اور امریکہ کے دو پرانے مبلغین اور مکرم ملک محمد شریف صاحب سابق مبلغ اٹالیہ کو لکھا جائے۔ کہ وہ تار ملنے پر کانفرنس کے لئے آنے کے واسطے تیار رہیں۔ افسوس ہے کہ مکرم چوہدری غلام یسین صاحب حضور کے یورپ پہونچنے سے قبل پاکستان کو جا چکے ہیں۔ ورنہ حضور کا منشاء تھا۔ کہ ان کو بھی ٹھہرا لیتے۔ اور وہ اس کانفرنس میں شامل ہو جاتے۔

مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کراچی سے سیدھے لنڈن تشریف لے گئے تھے۔ آپ حضور کی ہدایت کے ماتحت ۱۰ رمئی کو زیورک پہنچ گئے۔ اور علاج کے متعلق مشوروں میں شامل ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب باوجود ضعیف العمری کے ماشاء اللہ جواں ہمت ہیں۔ ان کی خوش بختی ہے۔ کہ انہیں اتنا لمبا عرصہ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت کی توفیق ملی۔ اور مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور خدمت کو قبول فرمائے آمین

حضور کا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جلد حضور کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا کرے۔ اور لمبی کامیاب و بامراد عمر بخشے۔ آمین

احباب سے حضور کے خدام کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ــ کا موجودہ پتہ ــ

ــ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ ــ

بعض دوست دریافت کرتے ہیں کہ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے تار دینی ہو یا مختصر خط لکھنا ہو۔ تو اس کے لئے حضور کا موجودہ پتہ کیا ہے۔ سو گو حضور کا مستقل پتہ تو مسجد لنڈن کی معرفت ہی ہے جس کا اعلان چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔ حضور کا عارضی پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) تار کا پتہ معرفت اسلام آباد زیورچ ہے۔ یعنی

care of Islamabad Zurich

(۲) خط کا پتہ یہ ہے۔

C/o Ahmadiyya Mission
Beckhammer 35 Zurich 6/57
(Switzerland)

لیکن جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ آجکل حضور کی خدمت میں کوئی تشویش پیدا کرنے والی خبر یا لمبا خط ہرگز نہیں جانا چاہیئے۔ البتہ دعا وغیرہ کے مختصر دوسطری پیغام جا سکتے ہیں:

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ
۲۱ رمئی ۱۹۵۵ء

ہمارے درخواستِ دعا

ــ قریشی نیر ذر محی الدین صاحب مبلغ سنگاپور کا چھوٹا بچہ عزیز فائق کو چھت پر سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین کاتب

ــ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری پریشانیاں دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ قمر الدین محلہ دار الرحمت ربوہ

ــ احباب جماعت کی خدمت میں طلبائے جماعت دہم کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ عزیز احمد طاہر

کلمہ طیبہ پر غیر مسلموں کے اعتراضات اور ان کے جوابات

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری

(۲)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے کہ :۔

"احمدیوں کے نزدیک محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب قریشی مکی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول تھے اور سب سے آخری شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ آپ عجمی اور عربی۔ گورے اور کالے تمام اقوام اور تمام نسلوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپ کا زمانہ ادعائے نبوت سے لے کر اس وقت تک ہے۔ جب تک کہ دنیا کے پردہ پر کوئی متنفس زندہ ہے۔ آپ کی تعلیم ہر انسان کے لئے واجب العمل ہے۔ اور کوئی انسان ایسا نہیں۔ جس پر حجت تمام ہو گئی ہو اور آپ پر ایمان نہ لایا ہو۔ اور وہ خدائی عذاب کا مستحق نہ ہو۔ ہر ایک شخص جس تک آپ کا نام پہنچا اور جس کے سامنے آپ کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے۔ وہ مکلف ہے۔ آپ پر ایمان لانے کے لئے اور بغیر آپ پر ایمان لائے وہ نجات کا حقدار نہیں"

(پیغام احمدیت صؔ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے سلسلہ میں جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی ہیں اگر یہ خیالات کسی کے نزدیک قابل اعتراض ہیں تو یہ اس کی اپنی کوتہ بینی ہے۔ ان کی سند گورو گرنتھ صاحب میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر اس بات کو نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ نجات کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ حضور پر ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ جہنم میں گرائے جانے سے بچ نہیں سکیں گے۔ جیسا کہ مرقوم ہے

اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سندڑے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول

(محلہ ۵ صؔ۳۲۰)

یعنی۔ جن لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عقیدت اور محبت نہیں ہو گی۔ وہ اس دنیا میں بھی آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ یاد رہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں "رسول" کا لفظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں ہی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے رسول کے معنے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کئے ہیں :۔

"رسول۔ بھیجا ہوا۔ یعنی پیغمبر یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)"

مہان کرشن صؔ۳۰۱۲

نیز شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شبد پر یہ نوٹ دیا گیا ہے :۔

"یہ شلوک مسلمانوں کے بارہ میں ہے۔ اسلئے مسلمانوں کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے"۔

(ترجمہ از شبدارتھ گرنتھ صؔ۳۲۰)

جناب بابا نانک رحؒ صاحب نے بھی نجات کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ نے فرمایا ہے :۔

"سیئی چھوٹے نانکا حضرت جنہاں پناہ"

(جنم ساکھی ولایت والی صؔ۲۵)

یعنی وہی لوگ نجات کے مستحق ہوں گے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آئیں گے۔

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے :۔

اول ناؤں خدا ئیدا در دروان رسول
شیخا نیت راس کرتاں درگاہ ہوویں قبول

(ولایت والی جنم ساکھی صؔ۱۲۵)

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے در کے دربان ہیں۔ بغیر آپ کی اجازت سے کوئی انسان خدا کے دربار تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے :۔

واللہ ان محمداً کردافۃ
وبہ الوصول بسدۃ السلطان

جناب بابا نانک رحؒ صاحب کا یہ ارشاد بھی سکھ کتب میں موجود ہے۔

م محمد من توں من کتاباں چار
من خدا تے رسول نوں سچائی دربار

جنم ساکھی ولایت والی صؔ۲۴۷

جناب بابا نانک رحؒ صاحب کے اس ارشاد سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ نجات کے لئے آنحضرت صلے اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے بغیر اسکے کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا

الغرض پروفیسر شیر سنگھ جی کے نزدیک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے متعلق اسلامی عقیدہ قابل اعتراض ہے۔ لیکن انہیں یہ خیال نہیں رہا کہ اس عقیدہ کی سند ان کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب میں بھی موجود ہے۔ اور جناب بابا نانک رحؒ صاحب نے بھی اسی عقیدہ کو اپنایا تھا۔ اور نہایت واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ خدا تعالےٰ پر ایمان لانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے بغیر اسکے ایمان کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ انسان خدا کے دربار تک رسائی ہی حاصل کر سکتا ہے۔ نجات کا مستحق وہی ہو گا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو گا۔

پروفیسر شیر سنگھ جی ایم اے۔ ایم ایس سی کے علاوہ اور بھی کئی سکھ ودوانوں نے کلمہ طیبہ پر اس قسم کے اعتراض کئے ہیں چنانچہ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ :۔

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کو لا شریک بیان کرتا ہے اور دوسری طرف رام دو رام۔ رام کبیر کے بھجن کی طرح

لا الٰہ محمد رسول اللہ

جپا ہوا۔ اللہ کا شریک بنتا ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ اپنا نام جپانا اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہو سکتا ہے"۔ (ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صؔ۵)

گیانی جی نے شاید یہ خیال کیا ہے کہ جس طرح سکھ لوگ اپنی روزمرہ کی عبادت وارداس اپنے دس گورو صاحبان کا نام لے کر ان کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اسکے بغیر اپنی عبادت کی تکمیل نہیں سمجھتے۔ اسی طرح ہم مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتے ہیں۔ لیکن اسلام میں ایسی کوئی بات نہیں۔ اسلامی تعلیم کی رو سے اللہ تعالےٰ کے سوائے اور کوئی ہستی قابل پرستش نہیں یہی وجہ ہے کہ کوئی مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پرستش نہیں کرتا۔ اور نہ ہی انہیں الوہیت کا مقام دیتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا وہ تاریخی خطبہ جو انہوں نے حضور کے وصال کے موقعہ پر پڑھا تھا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف الوہیت منسوب نہیں کی گئی۔ اور نہ اسلام میں آپ کی عبادت اور پرستش کو جائز سمجھا گیا ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے اس تاریخی خطبہ میں فرمایا تھا کہ :۔

"من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات۔ من کان یعبد اللہ فان اللہ حیٌّ لا یموت"۔

یعنی۔ جو لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قابل پرستش سمجھتے تھے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔ جاؤ ان سے کہدو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) وفات پا گئے ہیں۔ اور جو لوگ توحید کے پرستار ہیں اور خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں۔ ان سے یہ کہدو کہ اللہ تعالےٰ حی و قیوم ہے اس پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام میں کسی وقت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو الوہیت کا مقام نہیں دیا گیا۔ جو لوگ کلمہ طیبہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہمیں تو اس بات کا بھی افسوس ہے کہ سکھ ودوان کلمہ طیبہ پر اعتراض کرتے وقت اس کے صحیح مفہوم کو نظر انداز کرنے کے ساتھ ہی اس کے الفاظ بھی صحیح طور پر نقل نہیں کرتے۔ چنانچہ پروفیسر شیر سنگھ جی نے بھی اسے غلط رنگ میں نقل کیا ہے۔ اور گیانی گیان سنگھ جی بھی درست طریق پر نقل نہیں کر سکے۔ گیانی جی نے جو کلمہ نقل کیا ہے وہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے :۔

"لا الٰہ محمد رسول اللہ"

اس کے برعکس اسلام کا مقرر کردہ کلمہ طیبہ یہ ہے :۔

لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

ملاحظہ ہو گورو گرنتھ کوش صؔ۳۷

کلمہ طیبہ اصل میں ایک عہد ہے۔ جو اسلام ہر اس شخص سے لیتا ہے۔ جو صدق دل سے اسلام قبول کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اسلام قبول کرنے کے بعد یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کا رسول تسلیم کرے گا۔ اور عبادت کے لائق صرف اور صرف خدائے واحد کو ہی یقین کرے گا۔ یعنی وہ جب تک اس دنیا میں زندہ رہے گا۔ اللہ تعالےٰ کے بغیر کسی اور ہستی کو اپنا معبود۔ اپنا مقصود اور اپنا مطلوب نہیں بنائے گا۔ کسی اور ہستی کو خدا کی عبادت میں شریک قرار دینا تو ایک طرف رہا۔ وہ خدا کے مقدس رسول اور پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی پوجا نہیں کرے گا۔ ایسی

صورت میں سکھ دوودانوں کا کلمہ طیبہ پر شرک پھیلانے کا الزام دینا نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ جو ان کی عربی دانی کو ننگا کرتی ہے۔

گیانی گیان سنگھ جی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر اللہ تعالےٰ کا شریک بننے کا بالکل غلط اور بے بنیاد الزام دینے کی جسارت کی ہے۔ حالانکہ وہ خود ہی ایک اور مقام پر یہ بیان کرتے ہیں:۔

"حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی اپنی خاص والدہ کو جب اس نے اپنی نزع کی حالت میں کہا تھا کہ مجھے اللہ تعالےٰ سے شفاعت دلادے۔ کہا تھا کہ دوزخ اور بہشت تجھ کو تیرے اعمال دلائیں گے۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔"

(تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۱۳۱)

معلوم نہیں کہ گیانی جی نے یہ روایت کہاں سے نقل کی ہے۔ اسلامی لٹریچر میں اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ حضورؐ کی والدہ ماجدہ کا وصال حضورؐ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ اس وقت اس قسم کے کسی سوال و جواب کا کوئی امکان ہی نہیں تھا۔ البتہ اسلامی لٹریچر میں ایک اور روایت ضرور مرقوم ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا تھا۔ کہ اے میری بیٹی! تیرے لئے اتنا ہی کافی نہیں۔ کہ تو اللہ تعالےٰ کے رسول کی بیٹی ہے۔ بلکہ تجھے بھی اعمال صالحہ بجالانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اسلام میں نسلی امتیاز کی کوئی حقیقت نہیں۔ ہر شخص کو اس کے اپنے اعمال ہی کام دے سکتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا واقعہ اس کی ایک زندہ مثال ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ گیانی گیان سنگھ جی نے ایک طرف تو یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنی خاص والدہ صاحبہ سے بھی یہ فرمادیا تھا۔ کہ تیرے اپنے اعمال ہی تیرے کام آئیں گے۔ خدا کے مقابلہ پر میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اور دوسری طرف وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر خدا تعالےٰ کی برابری کا دعویٰ کرنے کا الزام دینے کی بھی جسارت کر رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ کلمہ طیبہ پر شرک پھیلانے کا الزام دینے والے سکھ ودوانوں اور سکھ بزرگوں کی صف اول میں ان کے دسویں گورو گوبند سنگھ جی کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ سکھ ودوانوں نے کلمہ طیبہ پر جتنے بھی اعتراض کئے ہیں۔ ان کا منبع اور مخزن گورو گوبند سنگھ جی کی تعلیم ہی ہے۔ اور بعد کے سکھ ودوانوں نے بار بار اسی اعتراض کو مختلف الفاظ میں دوہرانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ گورو صاحب کی طرف منسوب کتاب شری دسم گرنتھ کے ایک مقام پر ان کا یہ فرمان درج ہے:۔

مہا دین تب پربھ اپراجا
عرب دیس کو کینو راجا
۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔
سب کے اپنا نام جپائیو
ست نام کاہو نہ درردائیو

(شری دسم گرنتھ صفحہ ۱۵۰)

یعنی اللہ تعالےٰ نے تب ایک عالمگیر دین دنیا میں ظاہر کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں مبعوث کر کے دنیا کی سرداری عطا کی۔ ۔۔۔ لیکن حضورؐ نے (نعوذ باللہ) سب سے اپنا نام جپایا۔ کسی کو بھی خدائے واحد کی پرستش کرنے کی تلقین نہیں کی۔

گورو صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر جو الزام دیا ہے۔ وہ حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ دنیا میں جس رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے شرک کا قلع قمع کیا ہے۔ اس کی نظیر مذاہب عالم کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قرآن کریم کے متعدد مقامات پر توحید کی تعلیم نہایت واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے۔ کہ:۔

ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ
ھذا صراط مستقیم ۰

یعنی بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کرتے رہو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اسی کے علاوہ قرآن کریم کے ایک سے زائد مقامات پر شرک کو ایک ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس صورت میں کسی سکھ ودوان کا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بارہ میں یہ بیان کرنا کہ حضورؐ نے کسی کو توحید کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ سب سے اپنا نام ہی جپایا ہے۔ ایک بہتان ہے۔

گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی بانی میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ہی شرک پھیلانے کا غلط اور بے بنیاد الزام نہیں دیا۔ بلکہ دوسرے تمام اوتاروں اور نبیوں کے بارہ میں بھی یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی دنیا کو خدائے واحد کی عبادت کرنے کی تلقین نہیں کی۔ بلکہ سب نے لوگوں سے اپنا اپنا نام ہی جپایا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے

ہمارے نوجوانوں کو ذہین اور وسیع النظر بننا چاہیئے

ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے۔ اور ان کی نظر وسیع ہونی چاہیئے۔ کہ اس کے سارے پہلوؤں کو سوچ لیں۔ اور کوئی بات بھی ایسی نہ رہے۔ کہ جس کی طرف انہوں نے توجہ نہ کی ہو۔ یہی نقص ہے۔ جس کی وجہ سے میں نے دیکھا ہے۔ کہ روحانیات میں بھی ہمارے آدمی بعض دفعہ فیل ہو جاتے ہیں۔" (فرمودہ حضرت اقدس الفضل ۲ مارچ ۱۹۳۴ء)

(بہ اہتمام ذہانت و صحت جسمانی)

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے"

اور

"اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے"

(امام جماعت احمدیہ)

(از مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی انچارج مبلغ لائل پور)

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج سے تقریباً ۳۸ سال قبل اپنی کتاب "حقیقۃ النبوۃ" میں تحریر فرمایا:۔

"نادان انسان ہم پر الزام لگاتا ہے کہ ۔۔۔۔ گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم؟ اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو۔ جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے۔ وہ میری جان ہے وہ میرا دل ہے۔ وہ میری امید ہے۔ میرا مطلوب ہے۔ اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے۔ اور اس کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا کا پیارا ہے۔ پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں۔ وہ اللہ کا محبوب ہے۔ پھر میں کیوں اس سے محبت نہ کروں۔ وہ خدا تعالےٰ کا مقرب ہے۔ پھر میں کیوں اس کا قرب تلاش نہ کروں۔ میرا حال مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مطابق ہے۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی متابعت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت میں آگے سے آگے بڑھنا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا اصلی پروگرام۔ اور آپ پر بالالتزام درود بھیجنا ہماری روح کی غذا ہے۔ ہمیں ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ محبت کی اس چنگاری پر غفلت اور دنیاوی آلائش کی راکھ نہ گرنے پائے۔ جو اس کی چمک اور تپش کو دبا دے۔ بلکہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ محبت کی یہ چنگاری خود بھی ہمیشہ سلگتی رہے۔ اور اپنے گرد و پیش کو بھی گرماتی اور چمکاتی رہے۔ ہمارے ارد گرد کروڑوں ایسی چنگاریاں دنیاوی آلائشوں کی راکھ کے ڈھیروں تلے دبی پڑی ہیں۔ جو دوبارہ سلگ اٹھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ضرورت اس کوشش کی ہے۔ کہ ہماری محبت کی گرمی ان تک پہنچائی جائے۔ اور ہماری چمک سے ان کے اندر بھی چمک پیدا ہو جائے۔ اور ہوتی چلی جائے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اس نور سے سارا جہان چمک اٹھے۔ اور کسی تاریک سے تاریک کونے میں بھی اندھیرا باقی نہ رہے۔ اللھم آمین۔

معائنہ لائبریری کراچی

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ۱۸ مئی ۱۹۵۵ء بروز بدھ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی قائم کردہ لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ اور لائبریری میں موجود کتب کو دیکھ کر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے لائبریری کے رجسٹر معائنہ میں جو تحریر قلمبند فرمائی۔ وہ چونکہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے خدام کی آگاہی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پیدائش کی اصل غرض تعلق باللہ ہے۔ مذہب کا مرکزی نقطہ توحید باری تعالےٰ ہے۔ فروعات کی اہمیت تسلیم کرتے ہوئے بھی یہ ضروری ہے کہ مرکزی نقطہ ہمیشہ ہمارے سامنے رہے۔ اگر ہمارے نوجوان اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ تو پھر کوئی ابتلاء ابتلاء نہیں رہتا۔ اور کوئی آزمائش آزمائش نہیں رہتی۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہر دکھ سکھ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر ہماری زندگیوں میں زندہ خدا جلوہ گر نہیں۔ تو پھر یہ کچھ بھی نہیں۔

دستخط مرزا ناصر احمد ۵۔۵۔۵۵"

مجلس کراچی کی اس لائبریری میں تقریباً ۷۰۰ کتب ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف ممالک کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل نقشہ جات اور چارٹ بھی ہیں۔

محمد جمیل چغتائی نائب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

یاد دہانی

نظارت ہذا کی طرف سے علاوہ انفرادی طور کے اخبار الفضل میں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ مبلغین اپنی سالانہ رپورٹ ہائے کارگذاری (از یکم مئی ۵۴ء تا ۳۰ اپریل ۵۵ء) مئی ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں واضح اور خوشخط تیار کر کے بصیغہ رجسٹری نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ لیکن اس وقت تک بعض مبلغین کی طرف سے مطلوبہ رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان مبلغین کو جنہوں نے ابھی تک اپنی سالانہ رپورٹ نہیں بھجوائی بطور یاد دہانی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ فوراً مطلوبہ رپورٹ نظارت ہذا کو بھیج دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ماہنامہ خالد کے بارہ میں سب کمیٹی شوریٰ ۱۹۵۴ء کی سفارشات اور

مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض

گذشتہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر ماہنامہ خالد کی ترقی و بہبودی کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس میں لائلپور۔ لاہور۔ ربوہ اور راولپنڈی کی مجالس کے قائدین شامل تھے۔ مہتمم صاحب اشاعت بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے تھے۔ مورخہ ۲۲/۱/۵۵ کو اس سب کمیٹی کا اجلاس دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ لائلپور کے قائد صاحب تشریف نہ لائے بقیہ ممبران حاضر تھے۔ سب کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں ان میں سے جن کا تعلق مجالس سے ہے انہیں مجالس کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خالد کے متعلق ارشادات مجالس میں بھجوائے جائیں۔ قائدین مجالس اپنے عام اجلاسوں میں وقتاً فوقتاً انہیں سنائیں اور خدام سے مضامین لکھوا کر بھجوائیں۔ نتیجہ خالد میں شائع ہوتا رہے کہ مجالس کی طرف سے کس قدر مضامین آئے۔

(۲) مفید علمی بحثیں شروع کی جائیں اور خدام سے مقابلہ کیلئے مضامین لکھوائے جائیں۔

(۳) تجارت اور زراعت اور حفظان صحت کے متعلق تحقیقاتی مضامین لکھوائے جائیں۔

(۴) قائدین اپنے کاروباری احباب سے خالد کے اشتہارات حاصل کریں۔ اسی طرح انسپکٹر بھی اپنے دوروں میں کاروباری احباب سے اشتہارات حاصل کریں۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ مینجر خالد سے بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔

(۵) انسپکٹر اور قائدین خالد کے لئے خریدار بنائیں (آئندہ پرچہ صرف پیشگی قیمت وصول ہونے پر ہی جاری ہو سکے گا)

(۶) شہری مجالس کے قائدین و زعماء سے توقع رکھی جائے کہ اپنی مجالس میں سے ایسے خدام کو جن کی ماہانہ آمد -/۱۵۰ روپیہ یا اس سے زیادہ ہو ضرور خالد کے خریدار بنائیں اور ایسے خدام طلباء کو جن کو پچیس روپے یا زائد ماہانہ جیب خرچ ملتا ہو خریدار بنانے کی کوشش کریں۔

(۷) قائدین کو بقایا داران کی جو فہرستیں مرکز کی طرف سے بھجوائی جائیں۔ قائدین ان سے بقایا وصول کرنے کی سعی کریں۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ براہ کرم ان سفارشات کی روشنی میں اپنے ہاں کارروائی کریں۔ اور (۱) بقایا داران خالد سے بقایا کی رقم وصول کر کے بھجوائیں۔

(۲) نئے خریدار بنائیں اور ان سے خالد کی ایک سال کی قیمت لے کر بھجوائیں۔

(۳) جن مجالس کے ذمہ بقایا ہے وہ اسے فوری طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

(۴) خالد کے لئے مضامین بھجوائیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ مصباح کی خریدار بہنوں سے

آپ کا مصباح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ ادارہ اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ اس کے علمی معیار کو بلند رکھنے کے لئے اس کی قلمی معاونت فرمائیں۔ نیز اس کی خریداری و اشاعت وسیع کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

امۃ اللہ خورشید ۳۱ نرسری لائن کوئٹہ

---

(۱) شاہ جی محمد اکبر خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ترنگزئی پر چند ماہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ مرض کا کافی اثر باقی ہے جملہ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد گل خان درانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چارسدہ

روزنامہ الفضل کی اشاعت کے متعلق احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء پر الفضل کے متعلق فرمایا کہ:-

"سلسلہ کے اخبارات میں سب سے اوّل "الفضل" کا مقام ہے۔ اور یہی حقیقت ہے۔ الفضل ایک روزنامہ ہے جس کے ذریعہ احباب کو ہر روز سلسلہ کی خبریں پہنچتی ہیں اور احباب کا تعلق سلسلہ سے روز بروز مضبوط تر ہوتا جاتا ہے اور ایمان کے لئے باعث ازدیاد ہوتا ہے"

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:- "اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے"

"الفضل" جماعت احمدیہ کا قومی اور مرکزی اخبار ہے۔ لیکن اس کی اشاعت جماعت کی وسعت کے مقابل پر بہت کم ہے۔ احباب کو اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اسے زیادہ سے زیادہ خریدار بنیں اور غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی اسے جاری کرائیں۔ اس کی سالانہ قیمت صرف -/۲۴ روپے اور خطبہ نمبر کی قیمت پانچ روپے ہے۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مینجر روزنامہ الفضل

درخواستہائے دعا

(۱) میری سہیلی سعیدہ بشریٰ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رفیقہ بیگم ربوہ

(۲) میں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے لئے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین عبد الحکیم کوثر

(۳) بندہ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مسٹر محمد علیم شمیم سیالکوٹی احمدی گھنو کے جبہ جالستہ بدوملہی

(۴) میرے برادر چودھری محمد رشاد صاحب بشیر جو کہ مولوی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ اچانک بیمار ہو گئے ہیں۔ جماعت کے بزرگوں سے درخواست ہے کہ ان کی جلد صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ حمیدہ بنت چودھری محمد ابراہیم صاحب دار الرحمت ربوہ

(۵) میں نے امسال بی۔ایس سی کا امتحان دیا ہے میرے چھوٹے بھائی رشید احمد ارشد نے بھی امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ نیز میرا چھوٹا بھائی شریف احمد اشرف سیکنڈ ایئر فائنل (ایف۔ ایس سی) کا امتحان دے رہا ہے۔ [illegible] بزرگان دین نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

فضل احمد افضل اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

(۶) میں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے خوش کن نتیجہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ نصیر احمد ولد چودھری احمد خانصاحب مرحوم کھبو یدالی گوجرانوالہ

(۷) بندہ نے اس سال ادیب عالم کا امتحان دیا ہے لہذا جملہ احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اشرف چنیوٹ

(۸) میرا دوست خان نعمت اللہ خاں عرصہ دراز سے بوجہ خرابی انتڑیوں کے بیمار چلا آرہا ہے صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خورشید عباسی بھیرہ بس سروس سرگودھا

(۹) بندہ نے امسال ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے [illegible] سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں سے التماس کرتا ہے کہ میری کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد جنجوعہ

(۱۰) جماعت احمدیہ کنڈیارو ریاست خیرپور (سندھ) کے ۱۷ ممبروں پر قتل کا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ ان کی باعزت رہائی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نذیر احمد ریحان ربوہ

دلچسپ معلومات

حیوانات اور آنکھیں

حشرات وحیوانات کے ذریعہ بصارت میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہیں۔ جو قدرتی اندھے ہوتے ہیں۔ بعض کا ذریعہ بصارت نہایت ناقص قسم کا ہوتا ہے۔ اور بعض کی قوتِ بصارت غیر معمولی تیز ہوتی ہے۔

بصارت کے اس اختلاف کا تعلق دماغ سے ہے۔ اور دماغ کی ساخت کے لحاظ سے طریق بصارت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ حیوانات میں دودھ پلانے والے جانور اکثر بصارت کا کام اپنی قوت شامہ سے لیتے ہیں۔ تمام جاندار مخلوق میں روشنی وتاریکی کے امتیاز کی قوت پائی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات یہی اہلیت بصارت کا کام دیتی ہے۔ بعض جراثیم ایسے ہیں جن کا سارا وجود روشنی کا احساس کرتا ہے۔ حشرات میں بھی بہت سے کیڑے ایسے ہیں جن کے آنکھیں نہیں ہوتیں۔ لیکن روشنی کا احساس ان میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ اور وہ روشنی سے تاریکی کی طرف جانا پسند کرتے ہیں۔ مثلاً کیچوے کی آنکھ نہیں ہوتی۔ لیکن اسے روشنی کا احساس ہوتا ہے۔ یہی حال آبی کیڑوں کا ہے۔ گھونگے کے قسم کے کیڑوں میں البتہ آنکھوں کے نشانات پائے جاتے ہیں جن پر شفاف جھلی لنس کا کام دیتی ہے۔ آکٹوپس قسم کی مچھلیوں میں آنکھوں کے نشانات جسم کے اندر زیادہ گہرائی میں پائے جاتے ہیں۔ بعض کیڑوں میں متعدد آنکھوں کا ایک پیچیدہ سلسلہ پایا جاتا ہے۔ اور متعدد لنس مل کر ایک آنکھ کا کام دیتے ہیں۔

ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے جانوروں میں البتہ آنکھ زیادہ مکمل صورت میں پائی جاتی ہے۔ جس سے وہ خورد بین و معدبین دونوں کا کام لے سکتے ہیں۔ جانوروں میں سب سے پہلے غالباً مچھلیوں میں آنکھ پیدا ہوئی۔ اس کی آنکھیں چپٹی ہوتی ہیں۔ اور ہر وقت پانی میں رہنے کی وجہ سے پپوٹے نہیں ہوتے۔ پانی کے اندر یہ دور دور تک چیزیں دیکھ لیتی ہے۔ لیکن پانی کی سطح سے سر نکالنے کے بعد اس کو چیزیں بہت چھوٹی نظر آتی ہیں۔

سانپوں کی آنکھ البتہ بڑی ہوتی ہے۔ اور مچھلی کی آنکھ سے مختلف اس کی آنکھوں پر بھی شفاف جھلی چڑھی رہتی ہے۔ چونکہ سانپ کا دماغ مچھلی سے زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اس لئے اس کی بصارت بھی زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ لیکن پھر بھی اشیاء اس کو دھندلی نظر آتی ہیں۔ گرگٹ کی بصارت البتہ سانپ سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ دودھ پلانے والے جانوروں میں انسان اور بندر کو چھوڑ کر سب کی قوتِ بصارت ناقص ہوتی ہے۔ اور وہ اشیاء کا صحیح ادراک نہیں کر سکتے۔ گھوڑے کا دائرہ بصارت بہت وسیع ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کے اندھیری لگادی جاتی ہے۔ تاکہ وہ صرف سامنے دیکھے۔ خرگوش آگے اور پیچھے دونوں طرف دیکھ سکتا ہے۔ جانوروں کو ہر چیز کی جسامت خود اپنی جسامت کے لحاظ سے کم نظر آتی ہے۔ جانور اپنی قوت شامہ سے بہ نسبت باصرہ کے زیادہ کام لیتے ہیں۔ مثلاً شکاری کتے آنکھ سے زیادہ شامہ سے کام لے کر اپنے شکار کو پہچان لیتے ہیں۔ اسی لئے شکاری ہوا کا رخ دیکھ کر شکار کرتے ہیں۔ اور ہرن وغیرہ کا پیچھا ہوا کے مخالف رخ سے کرتے ہیں۔ بعض کتے جو اندھے ہو جاتے ہیں۔ وہ صرف ناک کے سہارے راستہ پہچان لیتے ہیں۔

عود بلاؤ۔ سیل مچھلی۔ دریائی گھوڑے کی آنکھیں مچھلی کی طرح چپٹی ہوتی ہیں۔ اور پانی کے اندر ہی اچھا کام دیتی ہیں۔ البتہ ویل مچھلی حالانکہ اس کی آنکھ اسکی جسامت کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ زیادہ اچھی طرح دیکھ سکتی ہے۔ جانوروں میں بلحاظ جسامت گھوڑے کی آنکھ بہت بڑی اور اور وہیل اور ہاتھی کی بہت چھوٹی ہوتی ہے۔

(روز نامہ نوائے وقت مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۵۵ء)

امن عالم کے لئے چار بڑی طاقتوں کی جد و جہد

سر انیتھونی ایڈن کا بیان

لنڈن ۲۳ مئی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم سر انیتھونی ایڈن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ چار بڑوں کی کانفرنس میں امن کے لئے یقینی طور پر کوئی حل نکالا جائے گا۔ یہ بیان انہوں نے ٹیلی ویژن پر دیا۔ انہوں نے کہا کہ روس بات چیت کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ سر انیتھونی ایڈن نے کہا ہے کہ کانفرنس کے انتظامات دو تین ہفتوں میں مکمل ہو جائیں گے انہوں نے آگے چلکر کہا ہے کہ میں امن کے لئے ہر قسم کی جد و جہد کرنے کے لئے تیار ہوں

گورنر جنرل زیورچ پہنچ گئے

زیورچ ۲۲ مئی۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج طبی مشورہ کے لئے یہاں پہونچے۔ آپ چند روز کے لئے زیورچ کے کلینک میں زیر علاج رہیں گے۔

کھجوریں ——— عراق کی قومی دولت

عراق سے کھجوروں کی برآمد قدیم زمانے سے جاری ہے۔ اور آج عراق کی برآمد میں اسے نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ عراق میں کھجوروں کی پیکنگ کے معاملے میں صلاحیت کار کے نئے نئے مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ اس معاملے میں ایک نئی خود کار مشین سے کام لیا جاتا ہے۔ جس میں کنویر بیلٹ اور "برقی آنکھ" استعمال کی جاتی ہے۔

اس سے پہلے جیسا کہ ہارون الرشید کے زمانے میں رواج تھا۔ اس صنعت میں کام کرنے والے لوگ کھجوروں کو ہاتھوں اور بعض اوقات پاؤں کے ساتھ کسی چیز میں دبا کر باندھ دیتے تھے۔ لیکن اب اس کی بجائے نیا طریقہ اختیار کر لیا گیا ہے۔ اور اس میں عراقی حکام اور اقوام متحدہ کے زرعی اور غذائی ادارے کے افسر ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔ خاص طور پر اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک اور زراعت نے اس سلسلے میں خاص فنی امداد دی ہے۔

آج عراق فخر کے ساتھ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ کھجوروں کی پیکنگ کے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ وہ صحت وصفائی کے نقطۂ نظر سے دنیا بھر کے معیار کے مطابق ہیں۔ اور اشیائے خوراک یا مٹھائیوں کے معاملے میں صفائی کے جو طریقے ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں کھجوروں کی پیکنگ کے معاملے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی۔ کھجوروں کی پیکنگ سے پہلے اور بعد میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ چھوت چھات سے محفوظ رہیں۔ اور جو کارکن اس کام میں حصہ لیتے ہیں۔ انہیں صفائی کی خاص سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور وہ حفاظتی لباس پہنتے ہیں۔

شالشیہ میں جو بغداد کے نواح میں واقع ہے۔ کھجوروں کی پیکنگ کے بڑے کارخانہ کا رقبہ ۲۰۰۰ مربع میٹر ہے۔ اور عراقی الیکٹریشنوں نے بجلی کی روشنی کا خاص انتظام کر رکھا ہے۔ اور ٹائل کی دیواریں اور کنکریٹ کے فرش کھجوروں کو صاف رکھنے کے معاملے میں اہم حصہ لیتے ہیں۔

ملک کے مختلف حصوں سے جو کھجوریں ریل کے ذریعہ کارخانے کے قریب ایک سٹیشن پر پہنچتی ہیں۔ انہیں بخارات کے ذریعہ وبائی اثرات سے پاک کرنے سے پہلے دھویا جاتا ہے۔ "دھونی" کے بعد ہی ان کھجوروں کو کارخانہ میں آنے دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس وقت بھی احتیاطی تدابیر ختم نہیں ہوتیں۔

اس کے بعد ان پر دوائی چھڑکی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد کھجوروں کو صاف پانی میں دھویا اور ہوا میں خشک کیا جاتا ہے۔ اس سے تین کنویر بیٹیوں پر کھجوروں کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ عام طور پر عورتیں اس کام میں اہم حصہ لیتی ہیں اس تمام کارروائی کے آخر میں کھجوروں کو یا تو چوبی صندوقوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ (ہر صندوقچے میں ۶۰ یا ۷۵ پونڈ کھجوریں ہوتی ہیں) یا سیلوفون ڈبوں میں۔ سیلوفون ڈبوں میں جو کھجوریں بند کی جاتی ہیں۔ ان کا بعد میں ایک کنویر بیلٹ میں جو جراثیم سے پاک کر لی جاتی ہے۔ پھر معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور جب ایک بوری میں کھجوروں کی ایک خاص مقدار پہنچ جاتی ہے۔ تو یہ خود بخود رک جاتی ہے۔

کھجوروں کی مٹھائی عرصۂ دراز سے عراق کی خصوصیت رہی ہے۔ جدید مشینری کی مدد سے گٹھلیاں وغیرہ دور کر دی جاتی ہیں۔ کھجوروں کو پیس کر پیسٹ کی صورت دے دی جاتی ہے۔ اور انہیں شہد اور ترنجی قسم کی چاشنی دی جاتی ہے۔ ان پہ ناریل کے ٹکڑے چھڑکے جاتے ہیں۔ اور انہیں چھوٹے چھوٹے مکعب ٹکڑوں میں کاٹا جاتا ہے۔ جو مشینری یہ سارا کام سر انجام دیتی ہے۔ وہ ایک گھنٹہ میں ایک ٹن مٹھائی تیار کرتی ہے۔

پیکنگ کے بعد بھی انہیں عالمی منڈیوں میں بھیجنے سے پہلے بخارات کی دھونی دی جاتی ہے۔ صفائی اور پیکنگ کی مشینری لگانے پر ۶۰۰۰۰ پونڈ صرف ہوتے ہیں۔ اور یہ خرچ ۸ لاکھ پونڈ کے ترقیاتی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ جو عراق میں کھجوروں کی برآمد کی ایسوسی ایشن نے منظور کیا تھا۔ اس کے علاوہ پیکنگ کے مرکز کے قریب ایک ریسرچ لیبارٹری اور دھونی کا مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ اول الذکر پر ۸۰ ہزار پونڈ اور ثانی الذکر پر ۶۰ ہزار پونڈ خرچ ہوئے تھے۔

روز نامہ ملت لاہور مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۵۵ء

بہائی معبد مسمار کر دیا گیا

طہران ۲۳ مئی۔ فوجی گورنر جنرل کے احکام کی تعمیل میں بہائی معبد گرا دیا گیا۔ حکومت ایران نے بہائی تحریک کو ملک بھر میں غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ تمام بہائی مراکز پر حکومت نے قبضہ کر لیا ہے۔ علما بہائی جائدادوں کو ضبط کرنے اور ان کے معابد کو مساجد میں تبدیل کر دینے اور حکومت کی ملازمتوں سے برطرف کر دینے پر زور دے رہے ہیں۔

مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن کے اختتام کی تقریب اور اجتماعی دعا

ربوہ ۲۲ مئی بروز اتوار ۶ بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن کا دور ختم ہوا۔ ماہ رمضان میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی۔ حافظ محمد رمضان صاحب۔ مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پانچ پانچ پارہ کا درس دیا۔ درس کے اختتام پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی امیر مقامی نے ایک اصولی نوٹ بعنوان

"قرآن کریم کی ڈیوڑھی اور اس کا عقبی دروازہ" پڑھا جس میں آپ نے سورہ فاتحہ۔ سورہ اخلاص اور معوذتین کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ سورہ فاتحہ کا سب سے پہلے اور ان تین سورتوں کا قرآن کریم کے آخر میں رکھا جانا اپنے اندر ایک حکمت رکھتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی سورتوں میں ایک عمدہ ترتیب مدنظر رکھی گئی ہے۔

آپ نے بتایا۔ کہ سورہ فاتحہ قرآنی مطالب کا خلاصہ پیش کرتی ہے۔ اور اس ڈیوڑھی (porch) میں کھڑے ہو کر ایک انسان قرآن کریم کی عظیم الشان عمارت کا جائزہ لے سکتا ہے۔ پھر سورہ اخلاص کو قرآن کریم کے آخر میں معوذتین سے قبل رکھنے میں یہی حکمت ملحوظ ہے۔ کہ ایک قاری قرآن کریم کو ختم کرنے سے قبل اسلام کی تعلیم کا خلاصہ سن لے جو خدا تعالیٰ کی کامل توحید کو پیش کرتا ہے۔ اور اس کے بعد معوذتین لائی گئی ہیں۔ جو اس انسان کے لئے قرآن کریم کو پڑھنے کے بعد عملی میدان میں آتا ہے۔ ایک تعویذ کا کام دیتی ہیں۔ ان میں یہ تعلیم سکھائی گئی ہے۔ کہ تم اس عظیم الشان تعلیم کو سن لینے کے بعد غافل نہ ہو جاؤ۔ بلکہ ان تمام انسانی اور شیطانی طاقتوں سے جو ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والی ہیں۔ بچنے کی کوشش کرو۔ اور ان سے پناہ مانگو۔ اس کے بعد آپ نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔

ملک فیروز خاں نون کو مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے

نون وزارت کے تین سابق ارکان کا پریس کانفرنس میں انکشاف

لاہور ۲۳ مئی۔ برطرف شدہ نون وزارت کے تین سابق ارکان نواب مظفر علی خاں قزلباش رانا عبدالحمید اور چوہدری علی اکبر نے کل ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا۔ کہ ملک فیروز خاں نون کو ابھی تک مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے اور موجودہ سیاسی صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے اسمبلی پارٹی کا ایک اجلاس مستقبل قریب میں طلب کیا جائیگا۔

پریس کانفرنس میں ایک تحریری بیان بھی اخباری نمائندوں کو دیا گیا۔ جس میں پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے حضرات سے عموماً اور عوام سے خصوصاً اپیل کی گئی۔ کہ وہ ملک میں جمہوریت کے تحفظ اور بقا کے لئے اپنے فرض کا احساس کریں۔ کیونکہ جو مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ان پر پاکستان کے مستقبل کا انحصار ہے۔

شوال کے مسنون روزے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق تھا۔ کہ شوال کے مہینہ میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے ایک دفعہ حضرت صاحبؑ نے اس کا اہتمام کیا تھا۔ کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحبؑ کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔ اور بیمار بھی رہتے تھے۔ اس لئے دو تین سال بعد آپؑ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کو علم نہ ہو۔ وہ سن لیں۔ اور جو غفلت میں ہوں ہوشیار ہو جائیں۔ کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں۔ چھ روزے رکھیں اگر مسلسل نہ رکھ سکیں۔ تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی الفضل ۸ رجون ۱۹۲۲ء)

برطانیہ کو پاکستانی بندروں کی برآمد

ڈھاکہ ۲۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی بنگال سے جو بندر برطانیہ اور امریکہ کو بھیجے جائیں گے۔ ان کی برآمد کے ابتدائی انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ کل ڈھاکہ میں سو بندروں کو پنجروں میں بند کر کے ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر پہنچا دیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ چند روز میں برطانیہ روانہ کر دیئے جائیں گے۔ جہاں کہ بچوں کے فالج کا ٹیکہ تیار کرنے کے لئے ان پر تجربات کئے جائینگے۔

ملتان ۲۳ مئی۔ جمعرات کی شام کو جو شدید طوفان آیا تھا۔ اس کی وجہ سے بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے تھے۔ اور بجلی کی سپلائی کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ چنانچہ چالیس گھنٹے تک معطل رہنے کے بعد ملتان شہر میں بجلی بحال کر دی گئی ہے۔

نون وزارت کی برطرفی پر میاں ممتاز دولتانہ کا تبصرہ

پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ نے ملک فیروز خاں نون پر انتظامیہ میں بددلی اور بددیانتی کے رجحانات پیدا کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے ان کی وزارت کی برطرفی پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پنجاب میں دوسری یونینسٹ وزارت کا خاتمہ واقعی مسرت کا باعث ہے۔ انہوں نے ملک فیروز خاں نون کو یقین دلایا ہے۔ کہ مرکز میں پنجاب کی طرف سے تین متخالف گروہوں کی نمائندگی کا اب کوئی خطرہ نہیں۔

نتائج امتحان سہ ماہی اوّل

پہلی سہ ماہی کے نتائج موصول ہو رہے ہیں ابھی تک جن قائدین اور زعماء نے نتائج نہیں بھجوائے وہ جلد تر بھجوائیں تاکہ مرکز ان کے نام اسناد جاری کر سکے

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پنجاب کی نئی کابینہ

لاہور ۲۳ مئی۔ گورنمنٹ ہاؤس کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے کابینہ کے ارکان کو جو محکمے سپرد کئے ہیں۔ ان کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

سردار عبدالحمید دستی:۔ عام نظم و نسق۔ قانون خزانہ اور جوڈیشل اور دیہی امداد۔

سردار محمد خاں لغاری۔ مال ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔ آب پاشی۔ تعمیرات عامہ

مخدوم زادہ علمدار حسین گیلانی صحت عامہ لوکل گورنمنٹ۔ عمارات اور سڑکیں۔

شیخ مسعود صادق۔ صنعت۔ محنت۔ ٹرانسپورٹ۔ بجلی اور ترقیات۔ ✲

✲ صوفی عبدالحمید خاں:۔ زراعت۔ جنگلات پرورش حیوانات اور امداد باہمی۔

شیخ فضل الٰہی پراچہ۔ خوراک۔ بحالیات تعلقات عامہ اور اخبارات۔

چوہدری نصیر احمد ملہی۔ تعلیم جیل خانہ جات قانون سازی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی کابینہ میں چند دنوں تک ایک اور وزیر لیا جائے گا۔